حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ العزیز

شیخ الشیوخ

تعارف:

آپ کا نام نامی محمد ہے اور آپ ۱۸ شوال ۶۲۷ ھ کو انجیر فغنہ جوارح بخارا میں پیدا ہوئے آپ کا ابتدائی زمانہ قصبہ وابکنہ (امکنہ) میں گزرا جہاں آپ نے تعلیم ظاہری کی کی تحصیل کی۔ آپ حضرت خواجہ عارف قدس سرہ کے مقام کے تمام اصحاب میں افضل واکمل اور خلافت سے ممتاز تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش گل کاری تھی۔ خواجہ عارف نے آپ کو ہدایت خلق اللہ کی اجازت فرمائی۔ آپ وابکنہ میں مقیم مخلوق کو ہدایت کرتے رہے۔

باطنی انتساب:

آپ نے باطنی تربیت حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ سے پائی۔ انہوں نے وصال کے وقت آپ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور درس وتدریس کی اجازت دی چنانچہ آپ سے بہت سی مخلوق فیض یاب ہوئی۔

ذکر جہر:

حضرت خواجہ عبدالخالق اور حضرت خواجہ عارف قدس سرہ نے ذکر جہر نہیں کیا۔ خواجہ اولیاء کبیر قدس سرہ نے خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ پر اعتراض کیا کہ اپنے پیر کے طریقہ کے خلاف ذکر جہر آپ نے کیوں اختیار کیا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ مجھ کو حضرت خواجہ عارف قدس سرہ نے آخری وقت میں فرمایا تھا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جس کا ہمیں اشارہ ہوا تھا کہ سالکوں کو کسی مصلحت کی بنا پر ذکر جہر اختیار کرنا پڑے گا۔

ذکر جہر کس لئے درست ہے:

حضرت خواجہ محمد پارساہ قدس سرہ کے جداعلیٰ حضرت مولانا حافظ الدین بخاریؒ نے حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی سے پوچھا کہ آپ ذکر جہر کس نیت سے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''تا کہ سویا ہوا بیدار ہو۔ اور غافل ہوشیار ہو اور راستہ پر آجائے اور شریعت وطریقت کی استقامت حاصل کرے۔ اور توبہ وانابت کی حقیقت کی طرف جو ہر ایک نیکی اور نیک بخشی کی اصل ہے رغبت کرے''۔

مولانا حافظ الدین بخاری نے فرمایا آپ کی نیت صحیح ہے لیکن اس کی ایک حد مقرر کیجیے تا کہ حقیقت مجاز سے اور بیگانہ آشنا سے ممتاز ہو جائے۔

آپ نے فرمایا:

''ذکر جہر اس شخص کے لئے جائز ہے جس کی زبان غیبت سے پاک ہو، جس کا حلق حرام و مشتبہ لقمہ سے، دل ریا و سمعہ سے اور باطن ماسوی اللہ سے پاک ہو''۔

واضح رہے کہ مشائخ نقشبندیہ میں ذکر خفی کے ساتھ ذکر جہر آپ سے حضرت امیر کلال تک جاری رہا جب امام الطریقہ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ علمائے بخارا کو جمع کر کے حضرت امیر کلال کی خدمت میں لے گئے تا کہ وہ آپ کو ذکر جہر سے منع کر سکیں چنانچہ علمائے کرام نے حضرت امیر قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا ذکر جہر بدعت ہے آپ ایسا نہ کریں اُنہوں نے فرمایا کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت خواجہ علی رامیتنی، حضرت خضر علیہ السلام کے باطنی اشارہ پر آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔

علو مرتبت:

خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک درویش نے حضرت خضرؑ کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ اس زمانہ کے مشائخ میں ایسا کون سا بزرگ ہے جو مرتبہ استقامت پر فائز ہو تا کہ دست ارادات سے ان کا دامن پکڑوں اور ان کی پیروی کروں۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ ان صفات کے حامل بزرگ خواجہ محمود انجیر فغنوی ہیں۔ خواجہ علی رامیتنیؒ کے بعض اصحاب نے کہا کہ وہ درویش خود خواجہ علی رامیتنیؒ تھے۔ مگر اس وجہ سے اپنا نام نہ بتایا۔ کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔

کرامت:

ایک روز خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ کے تمام اصحاب کے ساتھ قریہ رامتین میں ذکر میں مشغول تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا مرغ سفید رنگ کا اڑتا ہوا ان سب کے سر پر سے گذر رہا ہے۔

جونہی وہ مرغ آپ کے سر سے گزرا تو بزبان فصیح بولا: اے علی!

''مرد بن کر اپنے کام میں مشغول ہو''

یہ الفاظ سن کر ان پر کیفیت چاری ہوگئی اور بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو مریدین نے دریافت کیا کہ کیا معاملہ تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت خواجہ محمود تھے حق سبحانہ نے انہیں یہ کرامت وقوت بخشی ہے کہ وہ جس مخلوق کے قالب میں چاہیں متشکل ہو جائیں اور وہ ہمیشہ اس مقام پر پرواز کرتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے کئی ہزار کلمات فرمائے اس وقت وہ خواجہ دہقان قلتیؒ (خلیفہ اولیائے کبیر) کے سرہانے جا رہے تھے ان کا وقت آخر تھا اُنہوں نے دعا کی تھی خدایا اس آخری وقت میں میری مدد کے لئے اپنے دوستوں میں سے کسی دوست کو بھیج تا کہ ان کی برکت سے ایمان سلامت لے جاؤں خواجہ محمود بحکم ربانی ان کے پاس بغرض امداد تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر اس راہ سے گزرے ہیں۔

وصال: حضرت خواجہ محمود قدس سرہ کا وصال ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار مبارک وابکنہ میں ہے۔